قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں بھی اک نورانی چہرہ کے یہ سب نازنین ہوں

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

قیمت پیشگی چھ روپے سالانہ

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہے اور وہی مسیح موعودؑ ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۳ | ۸ جولائی ۱۹۱۵ء | روز پنجشنبہ | مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۳۳ھ | نمبر ۷

Digtized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح علیہ السلام

سفر وسیلہ ظفر جیسا کہ گزشتہ اشاعت میں لکھا گیا تھا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ (۷ جولائی) کی صبح کو لاہور تشریف لے گئے۔ بہت سے خدام اور اہلبیت اطہار حضور کے ہمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر طرح بابرکت کرے اور مع الخیر دارالامان میں پہنچائے۔ آمین +

تعطیل تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۱۔ جولائی سے ڈیڑھ ماہ کی گرمائی تعطیل کا اعلان ہوا +

تقریر منگل کی شام کو بعد نماز عصر حضرت اقدس نے مسجد اقصےٰ میں ایک سبق آموز تقریر فرمائی چھٹیوں میں اپنے اپنے گھر کو جانیوالے طلباء حضور کے پند و نصائح میں زیادہ تر مخاطب تھے تقریر کا ماحصل یہ تھا کہ ہمارا سلسلہ نہ کوئی نیا مذہب ہے نہ مسلمانوں کا کوئی ایسا فرقہ جیسے اور صدہا فرقے ہیں۔ بلکہ احمدیت عین اسلام ہے اور اسلام احمدیت۔ اسی ضمن میں حضرت ایدہ اللہ نے صوم و صلوٰۃ۔ حج و زکوٰۃ

اخبار احمدیہ

فیروزپور سے اخویم مکرم منشی فرزند علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ دُعا اور نیز جنازہ غائب کی جو درخواستیں الفضل میں شائع ہوتی ہیں انکے متعلق جماعت فیروزپور میں یہ دستور ہے کہ بھائی علی محمد صاحب جمعہ کے روز نہایت باقاعدگی کے ساتھ انکی ایک فہرست لکھ کر لاتے ہیں خطبہ کے بعد امام الصلوٰۃ اسے پڑھ کر حاضرین کو سنا دیتا ہے۔ اس طریق سے نمازیوں کو دُعا کے لئے خاص تاکید ہو جاتی ہے نماز فرض کے بعد نماز جنازہ پڑھ لیجاتی ہے۔ دوسری نمازوں میں خاص دعاؤں کیطرف توجہ دلانا بھائی محمد امیر صاحب کا فرض ہے جسے وہ نہایت خوبی سے ادا کرتے ہیں۔ اس طرح سے یہ دونوں بھائی اجر عظیم کا ذخیرہ اپنے لئے جمع کرتے ہیں اور دوسرے دوستوں کو بھی ثواب حاصل کرنے کا موقع دیتے ہیں +

احمدی لڑکی کا رشتہ بعض دوستوں نے غیر احمدی سے کر دیا۔ اس کے متعلق حضرت امام خلیفہ ثانی نے حکم دیا ہے کہ جماعت کے لوگ ان لوگوں سے قطع تعلق کر لیں +

بارسیلینر سے ہمارے مکرم ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ اپنی خرابیٔ صحت کی اطلاع دیکر دُعا کی تحریک کرتے ہیں +

فرانس سے برادر مکرم بابو عبدالرحیم صاحب کلرک ہیں پوسٹ آفس احمدی بھائیوں کو بعد سلام مسنون دُعا کیطرف توجہ دلاتے ہیں۔ آپنے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی قبولیت دُعا کا ایک تعجب انگیز و مسرت خیز واقعہ بھی لکھا ہے نیز یہ کہ چودھری فتح محمد صاحب سے آپ کی خط و کتابت ہوتی رہتی ہے +

بمبئی سے جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن متعینہ افواج مہم یورپ حضرت صاحب سے نیز احمدی احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم جلد اس آتش جنگ کو ٹھنڈا کرے اور ہماری مہربان گورنمنٹ کو فتح نصیب ہو +

صوابی (ضلع پشاور) کے نائب تحصیلدار جناب شیر زمان خان صاحب فی الحال رخصت پر کچھ عرصہ کے لئے دارالامان میں مقیم ہیں۔ آپ کو دین سیکھنے اور تبلیغ حق کرنے کا ماشاء اللہ خاص جوش

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

و شوق ہے۔ نقرس کے دیرینہ مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد شفائے کلی عطا فرماوے احباب آپ کے لئے ضرور دردِ دل سے دعا کریں +

ظفروال سے ایک بھائی لکھتے ہیں کہ ہم نے خدا کے فضل سے غیر احمدی رشتہ داروں کو حضرت مسیح موعود کی خاطر چھوڑ دیا ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کا حامی اور ناصر ہو۔ اور ابتلاؤں سے بچائے +

دُعا۔ عبدالکریم صاحب متعلم سے اپنے والد کی صحت کیلئے۔ علی محمد خان صاحب پوروہ ضلع اناؤ سے اپنی صحت کیلئے محمد سلطان صاحب سوداگر چرم لودہراں سے احمد بخش صاحب کے لئے اور شیخ طاہر الدین صاحب لودو (اوڑیسہ) اپنی کامیابی کے لئے دعا کے ملتجی ہیں احباب دردِ دل سے ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماویں +

جموں کے خواجہ کرم داد صاحب ضیافات میں مصروف تبلیغ ہیں خدا تعالیٰ کامیابی دے +

چھپیرہ سے مکرمی مولوی اختر علی صاحب رقم فرماتے ہیں کہ وہاں مولینا سید سرور شاہ صاحب و میر قاسم علی صاحب کے دورہ تبلیغ سے ماشاء اللہ بہت فائدہ ہوا چند روز قبل ستیارتھ دیو حیدر غلام نے وہاں اسلام کے خلاف بڑی بیباکی و سختی سے کام لیا تھا لیکن الحمد للہ کہ ہمارے واعظوں نے اسکا سارا اثر زائل کر دیا سلسلہ عالیہ کی تبلیغ بھی معقول جماعت میں اچھی طرح ہو گئی اور اس کا بہت عمدہ اثر ہوا +

بمبئی سے چودھری سردار علی صاحب انسپکٹر سوسیلٹی نے مفتی صاحب و حافظ صاحب کی تبلیغ کے بعض حالات لکھ کر بھیجے ہیں چونکہ وہ خود مفتی صاحب کی رپورٹوں میں شائع ہو چکے ہیں اس واسطے مکرر اندراج غیر ضروری سمجھا گیا۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بمبئی میں تبلیغ کی بڑی ضرورت ہے +

کرشن اوتار نام سے ایک دو ورقہ ہینڈبل حال میں صیغہ "ترقی اسلام" کیطرف سے شائع ہوا ہے جسمیں چودھری بدر الدین (بدر بخش) صاحب نے بتفصیل ثابت کیا ہے کہ گیتا میں حضرت کرشن علیہ السلام کی آمد ثانی کی جو پیشگوئی تھی وہ حضرت مسیح موعود کے وجود مبارک میں تمام نشانات معینہ کے ساتھ پوری ہو گئی احباب کو چاہیئے کہ ہندو دوستوں میں تقسیم کرنے کے لئے محصول ڈاک بھیجکر دفتر مذکور سے منگائیں +

بنگہ (ضلع جالندھر) میں یکم جولائی کو جلسہ تھا۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب کا لیکچر ہوا۔ کثیر التعداد ہندو مسلمان جمع تھے۔ ۲ جولائی کو مولوی عبید اللہ صاحب وزیر آبادی نے تقریر کی۔ الحمد للہ کہ پنجاب میں ہمارے مبلغوں کا یہ مختصر سا دورہ بھی خاصہ کامیاب رہا +

قلعہ صوبہ سنگھ سے برادر فضل کریم صاحب نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ وہاں سے چند میل پر ایک موضع ہے جسمیں احمدیوں کا ایک ہی گھر ہے انھوں نے ایک دو روز کے واسطے بغرض تبلیغ مدعو کیا ہے حضور کی اجازت ہو تو چلے جائیں۔ ساتھ ہی سید نذیر حسین ساکن گٹھالیاں کو بھی مدعو کیا گیا ہے حضرت نے دونو صاحبوں کو جانیکی اجازت دیدی +

کیمل پور	میں برادر غلام رسول صاحب احمدی سخت بیمار

ہیں بلکہ بقول خود انکی زندگی معرض خطر میں ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے حال پر رحم فرما کر شفائے کلی بخشے احباب ضرور ان کے واسطے دردِ دل سے دعائیں کریں +

بقیہ مدینۃ المسیح

ص ۳ وغیرہ ارکان اور ایمان باللہ ایمان بالملائکہ وغیرہ عقائد کی توضیح فرمائی۔ پوری تقریر انشاء اللہ آئندہ ہدیۂ ناظرین کیجائیگی ایک طویل دعا پر جلسہ ختم ہوا +

حضرت میر صاحب قبلہ کی واپسی شنبہ (۶ جولائی ۱۵ء) کی دوپہر کو حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ اپنے دورہ سے لوٹ کر بخیرو عافیت داخل دارالامان ہوئے۔ آپنے اس دورہ میں جو چندہ صدر انجمن کی اعانت میں فراہم کیا اسمیں سے پانسو روپے کی معقول رقم کا تو پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ کچھ اوپر دو سو روپے آپنے اسکے بعد جمع فرما کر داخل خزانہ انجمن کرائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

ولیمہ اخویم مکرم شیخ یعقوب علی صاحب نے اپنے فرزند سعید عزیز شیخ محمد ابراہیم علی کی شادی پر جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے منگل کی شام کو دعوت دی جسمیں حضرت صاحب کے ساتھ ایک معقول تعداد معزز و مخلص احباب کی بھی تھی۔ کھانے کے بعد حضرت مع خدام دیر تک دعائے خیر کرتے رہے اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو بہت بہت برکات دینی و دنیوی سے مالا مال کرے۔ آمین

مہمان حسب معمول کئی دوست بیرونجات سے آئے معزز مہمانوں میں اخویم مکرم جناب ذوالفقار علی خان صاحب کا نام نامی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ رامپور سے مع اہل و عیال بغرض حصول زیارت و فیض صحبت حضرت اقدس تشریف لائے ہیں انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک رہیں گے۔ لاہور سے ہمارے مکرم و معظم شیخ مولا بخش صاحب ایک روز کے واسطے آئے۔ آپ شیخ یعقوب علی صاحب کے عم مکرم ہیں حاضری دارالامان کے علاوہ شرکت شادی کا بھی موقعہ ملگیا۔ ایک پنتھ دو کاج۔ مبارک ہیں وہ جو مدینۃ المسیح سے تعلقات بڑھاتے اور برکات دارین کے وارث بنتے ہیں +

تمنا و دُعا گو بظاہر حضرت ایک دو روز کے لئے تشریف لے جاتے ہیں مگر ممکن ہے کہ خدام لاہور کے اصرار و استدعا پر دو چار روز اور بھی قیام منظور فرمالیں تو حضور کی جدائی کے یہ دن مہاجرین دارالامان کو بہت شاق گزریں گے پس ہماری تمنا اور دُعا یہ ہے جسمیں تمام احباب کو شریک ہونا چاہیئے کہ حضرت کی تشریف بری لاہور بہت سی برکات و فتوحات کا موجب ہو تا کہ اُنکی مسرت اس صدمہ کی تلافی کر دے۔ کاش کہ ہم سے بچھڑے ہوئے پیاسی بھی اس نور سے کچھ فائدہ اُٹھائیں آمین

خبریں

جنگ ونڈاؤ جو خیرہ بالٹک میں لیباؤ سے ساٹھ میل مشرق کیطرف روسی ساحل پر واقع ہے وہاں جرمنوں نے ایک بحری حملہ کیا اور ساحل پر اُترنے کی کوشش کی مگر پسپا کئے گئے ایک جرمن تارپیڈو سرنگ سے ٹکرا کر اڑ گیا +

مغربی میدان کارزار میں آرگوں کا حملہ خاص طور پر شدید تھا مگر حال میں غنیم نے دو سخت دھاوے اور کئے جو پسپا کئے گئے +

سرنگیں بچھانے والے جرمن جہاز الباٹرس کا چار روسی کروزروں نے تعاقب کیا۔ وہ گاٹلینڈ کے مشرق میں خشکی پر جا چڑھا۔ اس کے ۲۱- آدمی ہلاک ہوئے اور ۲۷ مجروح +

روسی معرکوں سے متعلق ۲- جولائی کی تار خبر ہے کہ ہالکز کے محاذ پر دشمن نے کئی حملے کئے۔ اکثر بہ نقصان کثیر پسپا کئے گئے اور جوابی حملوں میں غنیم کے دو ہزار قیدی کئی کلدار توپیں پکڑی گئیں مگر پچھلی جمعرات کو اکی ایک اہم جمیعت دریائے گنڈالیپا کے کنارے قدم جمانے میں کامیاب ہو گئی +

پولینڈ میں غنیم نے کئی دھاوے کئے جو پسپا کر دیے گئے۔ اور بھی کئی جگہ روسی کامیابی و فتوحات اور دشمن کے عظیم نقصانات بیان کئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ جولائی ۱۹۱۵ء

کون روکتا ہے مسلمان بننے سے؟

یارو خودی سے باز بھی آؤگے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤگے یا نہیں

اللہ تعالےٰ نے تو ایمان لانے اور مسلمان بننے کی بہت ہی سہل راہیں بتلادی ہیں اب اگر کوئی اُنپر چلنے کی ضرورت ہی نہ سمجھے یا کم از کم عملی طور پر اُن راہوں کو بیکار قرار دے تو یہ اسکی اپنی خطا ہے کسی دوسرے کا اسمیں کیا قصور ہے خداوند کریم نے اپنی حکمت بالغہ سے ایمان و اسلام کی تجدید کے واسطے یہ سنت رکھی کہ جب کبھی ضرورت لاحق ہوگی ہمارے مامور و مرسل دنیا میں آتے رہینگے تم بے چون وچرا ان کو مان لینا اور انکی فرمانبرداری کرنا - اور چونکہ امکان تھا کہ سچے ماموروں کی جگہ دُنیا کو بہکانے بھٹکانے اور متاع دین و ایمان ٹھگنے کے لئے جھوٹے مکار اور دھوکے باز بھی اُٹھ کھڑے ہوں اسواسطے اس حکیم و علیم بصیر و قدیر خالق فطرت نے ان خطرات کا بھی جو اس راہ میں پیش آنے ممکن تھے - بہت ہی سیدھا سادہ آسان علاج تجویز فرما دیا - وہ یہ کہ تم اپنی طرف سے بدگمانی و بے ایمانی اختیار نہ کرنا بلکہ خداترسی اور حسن ظن سے کام لیکر انھیں قبول کرلینا انکی سچائی پرکھنے کے لئے معمولی موٹی موٹی نشانیاں دیکھ لینا کافی ہوگا - زیادہ کرید اور بے اعتباری کی ضرورت نہیں - جھوٹے فریبیوں کو سچوں سے الگ کر دکھانے کا بندوبست ہم نے خود کرلیا ہے کہ جو لوگ جھوٹا دعویٰ لیکر اُٹھینگے وہ ہرگز ہرگز فلاح نہیں پائینگے چونکہ وہ ہمارے نام سے ہماری مخلوق کو بہکانا اور ٹھگنا چاہیں گے اسواسطے ہماری ہی غیرت ان کو سختی سے پکڑے گی اور انکے مکر و فریب کا پردہ فاش کرکے اسی دُنیا میں انھیں تباہ و رسوا کرکے دکھلادے گی تاکہ **سچوں اور جھوٹوں میں فرق** و تمیز قائم رہے - ادھر بے چون وچرا ماننے والوں کو یہ تسلی دی کہ ہمارے ارشاد کی تعمیل میں اگر بتقاضائے بشریت تم کو غلطی لگے یعنی تم اپنی سادہ لوحی سے کسی جھوٹے کو سچا کرکے مان بھی لوگے تو ہم تمہیں اس غلطی پر قائم نہیں رہنے دینگے۔

مومنوں کو تاریکی و گمراہی سے نکالکر روشنی اور ہدایت کیطرف لے آنا ہمارا ذمہ ہے (اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور) ÷

اب ذرا موجودہ زمانہ کے نام نہاد مسلمانوں کی حالت پر غور کرنا چاہیئے کہ اُن کے ہاں صدیوں پہلے سے ظہور مسیح و مہدی کی خبریں موجود ہیں - زمانہ کے آثار و علامات زبان حال سے پُکار پُکار کر موعودہ ظہور کی ضرورت متوار رہے ہیں مسلمانوں میں جن دینی و دنیاوی خرابیوں کے پیدا ہو جانے سے یہ ضرورت لاحق ہوتی تھی وہ سب انمیں جمع ہوچکی ہیں - ایک مدعی بھی بڑے زبردست دلائل عقلی و نقلی اور نہایت روشن نشانوں کے ساتھ بیسیوں برس سے للکار کر کہہ رہا ہے کہ **میں وہ ہوں** جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا مجھے مان لو کہ اسی میں تمہارا بھلا ہے تو پھر اب سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ موانع آخر کیا ہیں جو ان "حاملان اسلام" کو ادھر نہیں آنے دیتے ؟ ÷

یہ تو مسلم ہے کہ آنیوالا خدا کیطرف سے آنا تھا اور رسول کریم نے اس کا منصب حَکَم و عدل قرار دیا تھا تاکہ گمراہی و غفلت میں پڑی ہوئی مخلوق کو بیدار کرکے سیدھے رستہ پر لگائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں جو تفرقے اور اختلافات پڑگئے ہوں ان کو حضور پُرنور ہی کے اتباع کی برکت سے خدا تعالےٰ سے علم صحیح و یقین واثق پاکر دور کرے تو ایسا شخص ظاہر ہے کہ اُن بھٹکے ہوئے فرقوں میں سے کسی ایک کی بھی **ہاں میں ہاں** کیوں ملانے لگا ؟ اور اگر سب فرقے اسکو اپنے اپنے جدا پیمانوں سے ماپنا چاہیں تو وہ ہر ایک پیمانہ میں پورا کیسے اُتر سکتا ہے - لامحالہ اسکے واسطے یہی ایک راہ ہوسکتی تھی کہ انمیں سے کسی ایک کا بھی ملاحظہ نہ کرے - بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک جو حق ہو اُسی پر قائم رہے - دوسری طرف مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر سلامتی کا مسلک اور کیا ہوسکتا ہے کہ معیار شریعت اور انبیاء کی سنت پر غور کریں - بدگمانی اور ایچ پیچ کی باتوں سے بچیں - متشابہات کی زیادہ کرید کے درپے نہوں صاف و صریح محکمات کو مقدم جانکر سیدھے سچے مسلمانوں کیطرح اسکو مان لیں پھر دیکھیں اسکی صداقت کے ہزاروں نشانات نظر آتے ہیں یا نہیں - خدا تعالیٰ تو قرآن کریم جیسی عدیم المثال ہدایت کی نسبت بھی یہ فرمائے کہ اس سے اُنہی کو فائدہ پہنچیگا جنکے اندر تقوےٰ یا خداترسی کا مادہ ہو - اور تقوےٰ کی سب سے پہلی شرط **ایمان بالغیب** بتلائے تو جو لوگ تقوے کی راہوں سے دور بھاگیں - ایمان بالغیب حسن ظن اور "ولا تکونوا اوّل کافر بہٖ" وغیرہ صریح ارشادات الٰہی کی مطلق پروا نکریں - پھر خدا نے جو کاذبوں اور مفتریوں کو ذلیل و نامراد رکھنے کا **اٹل قانون** مقرر فرما دیا - اور ماننے والوں کو تاریکئ ضلالت سے نکالکر نور ہدایت کی طرف لے آنے کی **گارنٹی** دیدی ہے - ان دونوں میں خدا کو معاذ اللہ جھوٹا اور وعدہ خلاف سمجھیں - یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ دولت ایمان سے مالامال اور نعمت ہدایت سے بہرور ہوسکیں ؟

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپکے نشانات کو پرکھنے میں جو لوگ خدا تعالےٰ کے فرمائے ہوئے اوصاف مطلوبہ کو نظر انداز کرکے محض شکوک و شبہات کج بحثی اور ضد و تعصب پر اپنے ایمان کا حصر رکھتے ہیں وہ از راہ خداترسی غور کریں کہ **محمد رسول اللہ** (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کیا کوئی دُنیا میں آسکتا ہے لیکن آپؐ کے بھی تمام اعلےٰ مدارج - محاسن - پاک تعلیمات اور صداقت کے بیشمار نشانات کیا مسلمانوں کیطرح اُنکے نزدیک بھی مسلم ہیں جنھوں نے حضورؐ کو نہیں مانا - آریوں اور عیسائیوں کی مخالفانہ تحریرات تو پڑھو - اُن خوبیوں کی جگہ جو **موروثی** طور پر تمہارے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہیں - آنحضرت کی ذات والا میں معاذ اللہ کیا کیا عیوب و نقائص گنائے گئے ہیں - بھلا جو شخص برائیوں اور عیبوں کا متلاشی ہو اسے نیکیاں اور خوبیاں کس طرح نظر آسکتی ہیں ؟ تو کیا ان پادریوں وغیرہ پر اعتبار کرکے تم نبی کریمؐ کی سچائی کو رد کردوگے ؟ اور وہ تمام اصول و احکام اسلام جنپر تم اپنے نزدیک قائم ہو کیا تم نے ایک اک کرکے ٹھوک بجاکر پرکھ پرتال لئے ہیں تب ان کو مانا ہے ؟ اگر انمیں کوئی کمزوریاں بتائی جائیں جیسا کہ مخالفین اسلام بتلاتے ہیں تو کیا تم انھیں محض دشمنوں - بدگمانوں اور عیب چینیوں کے بہکانے میں آکر چھوڑ دوگے ؟ واقعات شاہد ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں - پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح موعود کے معاملہ میں حسن ظن سے کام نہ لیا جائے ؟ +

مسلمانو ! اسوقت یہ تو تم خود جانتے اور مانتے ہو کہ تمہاری حالت وہ نہیں رہی جو سچے مسلمانوں کی ہونی چاہیئے اور بہتیرے قوم قوم کا دُکھڑا رونے والے تو الگ رہے حال ہی میں ایک اپنے **مسلمان ہمعصر** نے بھی جو سلسلہ حقہ

کے خلاف اکثر کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہے۔ تین چار کالم کا خاصہ طویل لیڈر اس عنوان سے شائع کیا ہے کہ **"مسلمان مسلمان بنجائیں تو سب کچھ ان کا ہے"** اور آخر میں دُعا کی ہے کہ اے خدا ہم مسلمانوں کو ایک دفعہ پھر سچے مسلمان بنا کر دکھا" ان قرائن سے صاف ظاہر ہے کہ "مسلماں را مسلماں باز کردند" کی ضرورت حقہ بلا شبہ پیدا ہو گئی ہے اور خدا رسولؐ کے وعدے پورے ہونے کا ضرور **یہی وقت** ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ سچے مسلمان بن کیونکر سکتے ہیں؟ جبتک خود ہی بننا نہ چاہیں۔ انکی ترکیب تو صرف یہ بتلائی گئی تھی کہ آنیوالے مامور من اللہ کو مان لینا۔ اور یہاں انکی سچائی کے ہزارہا دلائل و شواہد دیکھ کر بھی سو سو طرح انکار و تکذیب پر اصرار ہے رسول کریم کی باتیں بھی آخر پوری ہوتی تھیں مسلمانوں میں یہودیت پیدا نہ ہوتی تو مسیح کے آنے کی حاجت ہی کیا تھی؟ **لیکن افسوس ہے ان پر** جو کتاب و سنت کے محکمات کو پس پشت ڈالتے اور شیطانی وساوس اور تنگ خیالی و توہمات میں پڑ کر **قرب قیامت** کے مامور برحق کا ساتھ دینے سے مُنہ موڑتے ہیں حالانکہ انکی سچائی کو خود خدائے قادر و قاہر بڑے زور آور حملوں سے ظاہر کر چکا ہے اب اسکے قبول کرنے میں خدا ترس اور سعید الفطرۃ لوگوں کے لئے کوئی دقیع و وزندار موانع باقی نہیں رہے +

لیکچر دینے کی ممانعت اور مسیح موعود کا بول بالا

آریہ سماج کے مشہور پرچارک لالہ منشی رام کی نسبت ہمعصر لائل گزٹ لکھتا ہے کہ انھوں نے لاہور میں سکھوں کے خلاف دل آزار لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا تھا مگر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے لالہ صاحب کو تا حکم ثانی سکھوں کے خلاف لیکچر دینے اور پمفلٹ وغیرہ شائع کرنیکی ممانعت فرما دی ہے اور بصورت حکم عدولی ان سے قانونی سلوک کیا جائیگا +

خدا کا برگزیدہ مسیحؑ آج سے کئی سال قبل اپنے ہموطنوں کو یہ قیمتی مشورہ دے چکا ہے کہ مذہبی معرکہ آرائی میں لوگ بدزبانی دل آزاری اور دوسروں پر ناگوار حملے کرنے کے بجائے چاہیے کہ اپنے اپنے دین دھرم کی خوبیاں بیان کیا کریں تو آپس کی بہت سی رنجشوں۔ بغض و عداوت اور عناد و فساد کا سدباب ہو سکتا ہے (مفہوم بالفاظ راقم) اور واقف کاروں کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ مذہبی پلیٹ فارموں پر باہمی بدگوئی و درشت کلامی کا سلسلہ ہمارے ملک میں ان سماجی صاحبان ہی کی عنایت سے شروع ہوا ہے لیکن افسوس دُنیا ہمیشہ سے اسی غفلت میں مبتلا چلی آئی ہے کہ پہلے ان پاک آسمانی وجودوں کی قدر نہیں کرتی۔ اگرچہ ہر پھر کر آخر اُسے وہی باتیں ماننی پڑتی ہیں جو مامورانِ الٰہی کی زبانِ مبارک سے نکل چکی ہوتی ہیں +

جب ماموروں کی تعلیم و ہدایت خلق اللہ کے حق میں عین رحمت ہو اور حکام وقت کے کسی احکام کا مآل کار بھی وہی نکلے جو اس تعلیم سے مقصود ہو تو کیوں نہ ہم کو اپنے نیکدل فرمانرواؤں کا ممنون و مداح ہونا چاہیئے؟

جھانسی کا افسوسناک واقعہ اور اس کا غلط نتیجہ

پچھلے پیر کے روز رسالہ نمبر ۹ کے دو سواروں نے چار افسروں اور دو اور آدمیوں پر گولیاں چلائیں جنمیں سے بعض ہلاک ہوئے اور بعض مجروح۔ پھر قاتل خود بھی گولیاں کھا کر ڈھیر ہو گئے۔ اب ایک غیر مسلم ہمعصر نے اعلان سرکاری سے قاتلوں کے نام و نشان کا پتہ لگا کر لکھا ہے کہ یہ دو تو بدنصیب ہندوستانی **مسلمان تھے** اور سگے بھائی بھائی۔ اخبار مذکور کا منشاء ان مجرموں کا مذہب ظاہر کرنے سے کیا ہو سکتا ہے؟ خاصکر جبکہ وہ ایک دوسری جگہ یہ بھی صاف طور پر جتلا گیا ہے کہ "اس رسالہ میں سکھ کوئی نہیں" سکھوں کو باغی یا جرائم پیشہ و خونخوار کون بتلاتا ہے۔ برخلاف ازیں ہم تو ایک دفعہ بڑے زور سے انھیں من حیث القوم ایک وفادار۔ جان نثار رعایائے سرکار لکھ چکے ہیں لیکن از خود رفتہ جاہلوں کی مجنونانہ حرکت سے اگر یہ نتیجہ نکالا جائے کہ ڈ چونکہ مسلمان تھے اس لئے ان سے یہ فعل سرزد ہوا سخت غلطی ہے۔ اسلام تو ایسی حرکات کو صراحتہً جرم و گناہ قرار دیتا ہے پھر کسی حاکم افسر کو ہلاک کرنا تو اس سے بھی بڑھ کر سنگین جرم ہوا کیونکہ اسمیں سرکشی و بغاوت بھی شامل ہے جس سے اسلام سخت بیزاری کے ساتھ منع فرماتا ہے +

عام مسلمان خواہ کچھ ہی سمجھو رہیں لیکن صحیح معنوں میں جسے دین الحق کہتے ہیں اور جو قرآن مجید پیش کرتا ہے اسکے رُو سے تو خود اسی کی خاطر بھی قتال و جدال کی کہیں اجازت نہیں دیگئی بجُز ان حالات مجبوری کے جبکہ دشمنوں نے ظلم و ستم کی حد ہی کر دی تھی اور محض بطور حفاظت و مدافعت کے مسلمانوں کو مقابلہ کے واسطے کھڑا ہونا پڑا۔ پس کسی کی شخصی غلط کاری سے اسکے مذہب کو بدنام کرنا پرلے درجہ کی مغالطہ دہی اور نا انصافی ہے۔ آج وہ زمانہ نہیں کہ مذاہب کے حسن و قبح پر اندھا دھند رائے زنی کیجا سکے۔ بلکہ کسی دین دھرم کے اصل عیب و صواب وہ ہیں جو اسکی مسلمہ کتب مقدسہ سے بھی ثابت ہو سکیں۔ نا خدا ترس دشمنانِ اسلام نے جو جو بے بنیاد الزام اسلام پر وقتاً فوقتاً لگائے شکر ہے کہ انکی حقیقت اب خود مخالفین اسلام ہی کی زبان سے آشکار ہوتی جاتی ہے۔ لہذا اب ہمارے ہموطن معاصرین کو بھی اس بارہ میں خاص طور پر محتاط رہنا چاہیئے +

من انداز قدت را می شناسم

ہمعصر لائل گزٹ نے اپنی اشاعت مورخہ ۴- جولائی میں ہمارے معزز بھائی ماسٹر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی نسبت کچھ طنز آمیز خیالات ظاہر کئے ہیں اور آخر میں ہمارے امام محترم حضرت خلیفۃ برحق ایدہ اللہ کو مشورہ دیا ہے کہ شیخ صاحب کو کچھ دیکر راضی کر لیں۔ لائل گزٹ کو ہماری جماعت سے جو ہمدردی و تعلق خاطر ہے یا جماعت کے اندرونی حالات و خیالات کا جیسا کچھ علم اسے ہوگا ہم خوب سمجھتے ہیں اور یہاں انکی تشریح چنداں ضروری نہیں لیکن اتنا ہم ضرور کہینگے کہ شیخ صاحب کے حال پر جو یہ نظر عنایت ہوئی ہے اسکی وجہ تو محض یہ ہے کہ شیخ صاحب کی تحریر و تقریر میں حضرت بابا نانکؒ کے مسلمان ہونے پر بہت زور ہوتا ہے۔ اور یہ کوئی انکی اپنی جدت طرازی کا نتیجہ نہیں بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیقات ہے اور آپ کی تمام جماعت کا متفقہ عقیدہ۔ اور اسی لئے ہم نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ماسٹر صاحب کا مجوزہ مشن مرکزی کاروبار کے سلسلہ میں اور حضرت امام ہمام کے ماتحت ہونا چاہیئے نہ کہ اغیار سے اپیلیں کر کے اس کو چلانے کی کوشش کی جائے +

دعوتِ الی الخیر

بنگال میں

برہمن بڑیہ سے مولوی سید محمد عبدالواحد صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

خاکسار کسی قدر مسافت بعیدہ پر تبلیغ حق کی غرض سے گیا تھا اللہ تعالیٰ نے وہاں پر امید سے بڑھکر کامیابی عطا فرمائی یعنی تبلیغ کے بعد ۴ آٹھ آدمی حسب دیہ داخل سلسلہ حقہ ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک حمداً کثیرا۔ مہینہ جون میں تیرہ ۱۳ آدمی داخل سلسلہ ہوئے ہیں اسوقت مبائعین کا نمبر پانسو کے اوپر (۵۰۷) تک پہنچا ہے اللھم زد فزد ضلع بریسال کے علاقے میں ایک مخالف مولوی نے جو سلسلہ کے خلاف میں بنگلہ زبان میں ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ اور مولوی ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ انسپکٹر اسکولس نے خاکسار کے پاس جواب لکھنے کے لیئے بھیجا تھا خاکسار نے اوسکا جواب اردو زبان میں حسب حال لکھ کر انسپکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں روانہ کردیا۔ اب بنگلہ زبان میں اسکا ترجمہ ہو رہا ہے اسکو جناب ممدوح اپنے خرچ سے طبع کراکر شائع کرینگے اب دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسکو انجام تک پہنچا دے۔ اور اثر نیک اسپر مترتب فرمائے آمین +

اندنوں یہاں کے ایک احمدی بھائی دہانو منشی نام جو گزشتہ موسم حج میں حج کو گئے تھے۔ اور اب تک مفقود الخبر تھے۔ یکایک بیت المقدس وغیرہ کی سیر کرکے مع الخیر وطن آپہنچے ہیں۔ انہوں نے اپنے سفر میں قدرت الٰہی کے بڑے بڑے کرشمے دیکھے۔ اسی علاقہ کے بعض مخالف بھی ان کے رفیق سفر تھے۔ خصوصاً ضلع بریسال کا ایک مولوی بھی ہمراہ تہا۔ اور یہ مخالفین ہر جگہ ہمارے اس بھائی کو مصیبت میں ڈالنے کی کوشش کرتے رہے اور لوگوں کو یہ کہہ کہہ کر اکساتے رہے کہ یہ شخص پنجاب کے قادیانی امام مہدی کا معتقد اور پیرو ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ اس احمدی بھائی کا حافظ و ناصر رہا اور ہر بلا و مصیبت سے بچاکر وطن تک پہنچا دیا۔ یہ آدمی بھی اپنی احمدیت کو چھپانے والا نہیں ہے۔ ہر جگہ اپنی احمدیت کا اقرار و اظہار کرتا رہا۔ اور لوگوں سے بھی اس بارے میں بات چیت کرتا رہا گو زبان عربی نہ جاننے کیوجہ سے حسب دلخواہ تبلیغ نہیں کرسکا +

انگلستان میں

چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے لنڈن سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم۔ سیدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اللہ تعالیٰ نے ایک اور خوشی دکھائی۔ کہ حسن رحشی جو ایک ثقہ آدمی ہے اور کئی کتابوں کا مصنف بھی۔ اس ہفتہ احمدی ہوا۔ مولوی شیر علی صاحب نے ۱۹۰۸ء میں ریویو آف ریلیجنز میں ایک مضمون مسیح کی آمد ثانی پر لکھا تھا۔ صرف اس ایک مضمون کے پڑھنے سے یہ صاحب احمدی ہوئے ہیں۔ اور جب مجھ سے اس بات کا ذکر کیا تو ان کے الفاظ یہ تھے "اگر میں عرب کے نبی کریم پر ایمان لایا ہوں تو میرے لیئے ضروری ہے کہ مسیح موعود اور ان کے وعدہ کردہ مہدی کو بھی مانوں۔ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وعدے آنے والے موعود کے متعلق کئے تھے وہ سب احمد کی ذات میں پورے ہوگئے ہیں" +

مسٹر حسن رحشی کی عمر ۶۰ سال کی ہے اور مدت سے مسلمان ہے۔ انکی اسلام کی وجہ مراکو اور مصر کا سفر ہوا ہے جو انھوں نے جوانی میں کیا تھا۔ نہایت سادہ مزاج اور صاف دل انسان ہے مسٹر حسن موصوف کو شامل کرکے اب انگلستان میں آٹھ احمدی عورت مرد ہیں اس سے خواجہ صاحب کی رائے کا بھی بطلان ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور الہام وحی وغیرہ کا ذکر کرکے انگلستان میں تبلیغ نہیں ہوسکتی۔ اور خواجہ صاحب کا یہ بھی خیال تھا کہ حضرت صاحب کا ذکر کرنے سے لنڈن کے ہندوستانی مسلمان ناراض ہوجائیں گے۔ لیکن تجربہ نے اس خیال کو بھی بالکل غلط ثابت کیا۔ لنڈن کے تمام ہندوستانی طلبا کو معلوم ہوچکا ہے۔ کہ میرے اور خواجہ صاحب کے اختلاف کی کیا وجوہات ہیں۔ اور احمدی جماعت کے اندرونی اختلافات کا بھی انہیں خوب علم ہے۔ باوجود اس کے یہاں کے تمام ہندوستانی طالب علم ہر طرح سے میرے ساتھ تعلقات رکھتے ہیں۔ بلکہ مدد کے لیئے بھی تیار ہیں۔ اور ان میں سے اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے مداح ہیں۔

ان میں سے بعض عیسائیوں کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلامی برکات کے زندہ نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور بعض تو بہت ہی قریب ہیں۔ حضور ان لوگوں کے لیئے بھی دعا فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور کی دعا قبول ہوگی +

مونگیر میں

حکیم خلیل احمد صاحب کچھ عرصہ بنگال میں تبلیغ کرکے چند ضروریات کی وجہ سے اپنے وطن مونگیر میں آگئے ہیں۔ یہاں بھی خدا کے فضل سے ان کا وجود بہت مفید و مبارک ثابت ہو رہا ہے مصلحت الٰہی نے آپکو ایسے وقت میں مونگیر پہنچایا۔ جبکہ ایک دہریہ پنڈت مونگیر میں ایک اشتہار کے ذریعہ عام ہندوں۔ اور عیسائیوں اور مسلمانوں کو چیلنج دے رہا تھا۔ کہ کوئی تم میں سے میرے سامنے خدا کی ہستی کا ثبوت پیش کرے۔ ایک ہندو راجہ صاحب نے حکیم صاحب کو جواب دینے کے لیئے تجویز کیا۔ اور اپنی سرپرستی میں ایک جلسہ دھرم سالہ میں منعقد کرایا۔ ۲۷۔ جون کی شام کو جناب راجہ صاحب نے اپنی خاص گاڑی لینے کے لیئے بھیجدی۔ اور حکیم صاحب وقت مقررہ پر جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ مگر پنڈت صاحب مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ ایسے گھبرائے اور مرعوب ہوئے کہ اپنے دعوے دہریت سے بھی متزلزل ہونے لگے۔ جب پنڈت صاحب کی یہ حالت ہوگئی۔ تو جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر نے جو اس جلسہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک نہایت معقول اور عمدہ تجویز فرمائی کہ پنڈت صاحب اور حکیم صاحب اپنے اپنے خیالات ایشور کے بارے میں بطور لکچر کے بیان کریں۔ ہم لوگ خود فیصلہ کرلیں گے۔ ہمارے حکیم صاحب اس بات کے لیئے بھی تیار ہوگئے۔ لیکن پنڈت جی نے کہا کہ میں تیار نہیں۔ اسپر راجہ صاحب اور دوسرے معززین نے کہا۔ اچھا آج نہیں تو کل سہی۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ نہ کل اور نہ پرسوں میں مباحثہ کے لیئے تیار ہی نہیں ہوں۔ اسطرح خدا تعالیٰ نے اس دہریہ کے پر غرور چیلنج کو ایک احمدی کے ذریعہ پاش پاش کرکے اس بات کا ثبوت دیدیا کہ میں موجود ہوں۔ اور اپنے پرستاروں کی ہر جگہ اور ہر گھڑی مدد کرتا ہوں +

بنگال میں نمبر ۲

مولوی عبدالواحد صاحب تبلیغ سلسلہ میں مشغول ہیں۔ ان کے ایک اور خط سے معلوم ہوا۔ کہ تاکوڑا نام ایک گاؤں میں جو برہمن بڑیہ سے کئی میل کے فاصلہ پر واقع ہے چند آدمیوں نے بیعت کرلی ہے۔ اور کئی داخل سلسلہ ہونے کے لیئے تیار ہیں۔ احمدیت کی یہ روز افزوں ترقی سنکر ایک مولوی نے احمدیت کے خلاف وعظ کرنے شروع کئے۔ اسکی اطلاع ہونے پر مولانا موصوف نے اپنے دو شاگردوں اور چند احمدیوں کو وہاں روانہ کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہلا بھیجا

کہ وہاں کا حال معلوم کر کے فوراً لکھنا۔ انشاء اللہ بلا تاخیر میں بھی آن پہونچونگا مگر جب احمدی احباب وہاں پہونچے تو اس مولوی نے وعظ بند کر کے جانے کی تیاری شروع کر دی۔ گانوں کے مسلمانوں نے ہر چند اسکے ٹھیرانے کی کوشش کی لیکن عبث۔ اسطرح خدا تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت کا سکہ ان لوگوں کے دلوں پر جما دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک +

مسافر آگرہ کی قرآن پر تنقید ایک نظر

مسافر آگرہ نے جو سلسلہ تنقید قرآن کریم پر شروع کیا ہوا ہے اسمیں مسئلہ طلاق پر بھی چند اعتراض کئے ہیں۔ **پہلا اعتراض** جو مسافر نے کیا ہے وہ یہ ہے :-

"مرد کو تین طلاق کے اندر یہ حق حاصل ہوگا کہ اسکا غصہ فرو ہونے پر بدستور اپنی بیوی رکھ سکتا ہے اور دوسری آیت میں یہ حکم ہوتا ہے کہ اگر مرد تین مرتبہ زبان سے کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو طلاق قبل از عدت ہی مکمل ہو چکی پس اس سے خدا کی کتاب میں تناقض لازم آتا ہے اس سے ثابت ہے کہ یہ خدا کی کتاب نہیں"

جواب (ا) جس آیت میں معترض نے تناقض سمجھا ہے اسکا نہیں لکھا بلکہ اپنے قول کو ایک آیت قرار دے کر تناقض ثابت کر دیا ہے

(ب) یکبارگی اسطرح تین طلاق دینا اسلامی شرع میں جائز نہیں بلکہ اسکو تو شرع نے طلاق بدعت قرار دیا ہے۔ پس جو چیز اسلامی شرع میں بدعت ہی وہ پھر کیسے حجت ہو سکتی ہے۔ اور پھر اسے آیت قرار دیکر تناقض بتلانا کیسی جسارت اور دلیری ہے +

(ج) آپنے اسے آیت قرار دیکر دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے یہ انصاف سے بہت بعید بات ہے ہمارے ہاں تو اگر کوئی حدیث بھی قرآن کریم کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ دیا جاتا ہے اور قابل سند نہیں سمجھا جاتا تو آپ کیوں ایک بدعت کو آیت سمجھ کر نصوص صریحہ سے ٹکراتے ہیں اور تعارض و تناقض بتلاتے ہیں +

دوسرا اعتراض:- سوال یہ ہے کہ آیا اصولاً طلاق مضر اخلاق و نسل ہے یا مفید"

جواب (اول) آیا آپکا مسلمہ مشہور مسئلہ نیوگ اصولاً۔ عقلاً۔ فطرتاً۔ اخلاق و نسل کے لئے مفید ہے۔ یا مضر؟

جواب (دوم) جب آپ اسلام کے اصول و احکام سے ہی واقف نہیں تو آپ کسطرح کہہ سکتے کہ طلاق اصولاً مفید ہے یا مضر۔

جواب (سوم) آپنے کونسی فہرست تیار کی اور بر بنائے واقعات یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ طلاق اخلاق و نسل کے لئے مضر ہے +

تیسرا اعتراض:- "ایک انسان اپنی عورت کو کیوں بلا وجہ طلاق دیتا ہے اور کیوں اسکی حق تلفی کرتا ہے"

جواب (اول) اسلام بلا وجہ طلاق دینے کو ہرگز ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ بلکہ بلا وجہ طلاق دینے والے سے خدا تعالیٰ سخت ناراضگی ظاہر فرماتا ہے بلکہ حدیث میں تو یہ الفاظ آئے ہیں۔ ابغض الحلال عند اللہ الطلاق یعنی طلاق باوجود حلال ہونے کے پھر خدا کے نزدیک بڑا مبغوض فعل ہے۔ پس ایسی کھلی کھلی نصوص کے ہوتے ہوئے اگر معترض پھر اعتراض کرے تو ہم اسے بحوالہ خدا کرتے ہیں کیونکہ تعصب کا تو ہمارے پاس کوئی علاج نہیں +

جواب (دوم) کاش معترض اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھتا تو وہ اسلام کی صداقت پر یوں بے سوچے سمجھے اعتراض نہ کر دیتا اب یہ بتلاتا ہوں کہ آیا اسلام عورتوں کی حق تلفی کرتا ہے۔ یا دشمن اسلام بیچاری عورتوں کی نہ صرف حق تلفی روا رکھتا بلکہ حق تلفی کا حکم بھی دیتا ہے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے :-

"وہ پہلے اپنے گرو سے اجازت لے۔ اور اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کر لے"

اب سوال یہ ہے کہ وہ عورتیں جو عمدہ صفات والی نہیں ہیں کہاں جائینگی ان سے کون شادی کرے گا۔ اگر پہلے جنم میں پاپ کر کے ان کے برے صفات ہو گئے تو بتلایئے یہ کس کا قصور؟ ان بیچاری عورتوں پر کیوں یہ ڈنڈ ڈالا جاتا ہے۔ انکا اسمیں کیا قصور ہے۔

دوم۔ اگر ہر ایک آپکے اس اصول کے مطابق ہی کرے تو بتلایئے وہ بیچاری بر ہجر یہ ہا کسطرح زندگی بسر کرینگی۔ اور کیا اس سے بڑھکر بھی دنیا میں عورتوں کی حق تلفی اور ظلم ممکن ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔

سوم۔ اگر آپکے من گھڑت اصول کو مانکر ان بری صفات والی عورتوں کو چھوڑ دیا جائے تو بتلایئے دنیا میں کس قدر بدی پھیلنے کا اندیشہ ہے اور اسکا لازمی نتیجہ بجز بدکاری کیا ہو گا؟

پھر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۳ میں درج ہے :-

"کس قسم کی عورت سے شادی نہ کرنی چاہیئے۔ نہ زرد رنگ والی سے۔ نہ ادھک آنکھی (یعنی مرد سے لمبی چوڑی یا زیادہ طاقتور) نہ بیمار نہ وہ جسکے جسم پر بالکل بال نہوں۔ نہ بہت بالوں والی۔ نہ بکواس کرنے والی اور نہ بھوری آنکھ والی"

اب ہزاروں اور لاکھوں عورتیں ایسی پیدا ہوتی ہونگی۔ تو بتلایئے انکو کون لے گا۔ اور ان سے کون شادی کرے گا +

اسلام کی تعلیم:- اس بارہ میں کیسی پاکیزہ ہے۔ سب جانتے ہیں دنیا میں عموماً چار باتوں کی خاطر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے **مال** کیوجہ سے **حسن و جمال** کیوجہ سے **خاندان** کیوجہ سے اور **دین** کیوجہ سے رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ تو دیندار کو نکاح کر۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تو دیندار کو ہی کر۔ پھر میں اس سے بڑھکر ایک اور حوالہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۳ میں لکھا ہے۔

"کس قسم کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیئے۔ جس کے صاف سیدھے اعضا ہوں یعنی پسندیدہ ہوں اور جسکا نام عمدہ ہو جیسے یشودا۔ سکھودا وغیرہ ہنس اور ہتھنی جیسی چال ہو جسکا رونگٹا چھوٹا اور ملایم ہو۔ سر کے بال اور دانت ایک سے ہوں اور جسکے دیگر اعضا ملایم ہوں ایسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہیئے"

ہر ایک انصاف دوست ان دونوں تعلیموں کو دیکھ کر یہ ضرور کہہ اٹھیگا اور اسکی فطرت اسبات کا فیصلہ کر دے گی کہ کونسی تعلیم عورتوں کے حق تلفی کرتی ہے۔ اور کون عورتوں پر ظلم روا رکھتا ہے۔ اور کون سی تعلیم عقل اور فطرت کے مطابق ہے۔ اس قسم کے حوالجات تو بہت ہیں لیکن میں انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ برخلاف اسکے اسلام نے عورتوں کے حقوق کی ایسی حفاظت کی کہ دنیا کی اور کسی کتاب یا قانون نے نہیں کی۔ سورہ نساء میں فرمایا ہے وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسٰی ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً۔ کہ تم عورتوں سے اچھی طرح سلوک کرو پس اگر بری لگیں تو سمجھ لو کہ شاید ایک چیز تمہیں بری لگی ہو مگر اللہ اسمیں خیر کثیر رکھدے۔ پھر فرمایا فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن۔ انہیں نصیحت کرو۔ اور ان کو بستر سے علیحدہ کرو۔ اور سزا دو۔ اور اگر اسپر بھی باز نہ آئے تو عورت و مرد کے رشتہ دار دونوں میں فیصلہ کریں جیسا کہ فرمایا فابعثوا حکماً من اھلہ وحکماً من اھلھا ان یریدا اصلاحاً یوفق اللہ بینھما پس اسلام نے عورتوں کی حق تلفی نہیں کی بلکہ وہ انکے حق کو قایم کرتا ہے

چوتھا اعتراض "کہ میاں بیوی میں طلاق سے محبت قایم نہیں رہ سکتی"

جواب:- معترض کا یہ اعتراض واقعات و مشاہدہ سے سراسر بالکل خلاف ہے

(عبید اللہ۔ وزیر آبادی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۲۔ جولائی سنہ ۱۵ء)

حضور نے سورۂ فاتحہ پڑھکر فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں مسلمانوں کو ایک عجیب سبق دیا ہے مختلف مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن انھوں نے خدا تعالیٰ کی تعلیم اور اسکے کلام کو تمام لوگوں تک پہنچانے کیطرف بہت کم توجہ کی ہے۔ جس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ مذاہب صرف ایک قوم کیلئے ہیں۔ چونکہ وہ مذاہب مختص القوم ہیں۔ اسلیئے ان کے پیرووں کو اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ کے لیئے اتنا زور دینے کی ضرورت نہ تھی۔ اگر ان مذاہب کو دیکھا جائے تو ان کی تعلیم دیتی اور پوری کی پوری اپنی اپنی قوم کے ساتھ تعلق رکھنے والی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ یہود کو جو حکم دئے گئے ان میں زیادہ تر بنی اسرائیل ہی کی بھلائی اور بہتری کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً سود کی ممانعت کی گئی ہے۔ اور ساتھ یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کو سود لینا دینا حرام ہے۔ اس تعلیم میں یہ شرط لگاکر کہ بنی اسرائیل آپس میں سود نہ لیں ظاہر کر دیا ہے کہ جو مذہب موسیٰ علیہ السلام کی معرفت آیا تھا وہ بنی اسرائیل سے ہی خصوصیت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ پھر حکم ہے کہ بنی اسرائیل سے کوئی غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ ہاں دوسرے لوگوں سے غلام بنائے جا سکتے ہیں۔ اس حکم نے بھی بتا دیا ہے کہ توریت کی تعلیم صرف بنی اسرائیل سے ہی تعلق رکھتی تھی جبھی تو اسکے فوائد کو مدنظر رکھی ہے اور دوسری قوموں سے اسے امتیاز دیتی ہے۔ اسکے بعد حضرت مسیح جو تعلیم لائے۔ اسمیں سے گو اب نکالنے والے تو یہ نکالتے ہیں کہ تمام دنیا کے لیئے ہے۔ اور اس تعلیم کو عالمگیر قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح خود یہی کہتے ہیں کہ یہ کبھی نہیں ہو تا کہ ایک عورت اپنے بچہ سے روٹی چھین کر غیر کو دیدے۔ میں اپنے موتی سؤروں کے آگے کیونکر ڈالوں۔ یعنی بنی اسرائیل کے سوا باقی سب لوگ غیر ہیں۔ اسلیئے وہ میری تبلیغ کے مستحق نہیں ہیں۔

یہ تو وہ مذاہب ہیں۔ جو اسلام سے بہت قریب ہیں۔ اور جو ان سے پہلے کے ہیں۔ انکی تعلیموں کے محدود ہونے کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ تبت سے پرے کوئی ملک ہی نہیں سمجھتے۔ اور ان کی رو سے کابل کے پرے انسان نہیں بلکہ جنات رہتے ہیں۔ بھلا ایسے مذاہب کے ماننے والی قوم ساری دنیا کو تبلیغ کر سکتی ہے ہرگز نہیں۔ اور ایسا مذہب عالمگیر مذہب کسطرح ہو سکتا ہے۔ ہاں اسلام آیا اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب آیا جس نے اپنی تعلیم کو وسیع کر کے تمام دنیا کے داخل ہونے کے لئے دروازے کھولدئے چونکہ اسلام کی تعلیم تمام قوموں کے لیئے تھی۔ اور پھر کسی خاص زمانہ کے لیئے نہ تھی۔ اسلیئے ضروری تھا کہ اسکے ماننے والوں یعنی مسلمانوں کو اسکی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی جاتی۔ تاکہ وہ اسکو اپنے گھر میں ہی بند نہ رکھیں۔ بلکہ ساری دنیا پر پھیلا دیں۔ اسپر قرآن شریف میں بہت زور دیا گیا ہے۔ ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولٓئک ھم المفلحون۔ اے مسلمانوں تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور لوگوں کو خیر کیطرف بلائے۔

پھر فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر۔ تم ہی سب سے بہتر قوم ہو جو کہ لوگوں کے نفع کے لیئے پیدا کیئے گئے ہو۔ یعنی ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ اس تعلیم کو جو قرآن کے ذریعہ اسکو پہنچی ہے۔ دوسروں تک پہنچائے۔ کیونکہ اس مذہب کی غرض ہی یہ ہے کہ دنیا میں امن قایم کرے۔ اور تمام بنی نوع کی خادم ایک جماعت پیدا کر دے پس ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ خواہ تاجر ہو یا کسان۔ خواہ پیشہ ور ہو خواہ دوکاندار۔ خواہ مدرسہ کا مدرس ہو۔ خواہ کالج کا پروفیسر خواہ گورنمنٹ کا ملازم۔ خواہ کوئی اور کام کرنے والا۔ جبکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ تو اسکا فرض ہے کہ لوگوں کو وہ پاک تعلیم پہنچائے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت اسکو نصیب ہوئی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ کہ تمہارے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے۔ کہ لوگوں کو تم سے فائدہ ہو۔ اس بات پر خدا تعالیٰ نے بہت زور دیا ہے سورۂ فاتحہ جو ہر ایک مسلمان نمازوں میں بار بار پڑھتا ہے۔ اور کم از کم دن رات میں تیس دفعہ پڑھتا ہے۔ اسمیں بھی خدا تعالےٰ نے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سکھاتی ہے اور اہدنی نہیں فرمایا۔ اسمیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومن خود غرض نہیں ہوتا۔ چونکہ اسکا فرض ساری دنیا میں تبلیغ کرنا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں پر اسکا قبضہ نہیں۔ اسلیئے یہ کسی کو زور سے تو منوا نہیں سکتا۔ اور جب تک کسی کی ہدایت کیلیئے یہ کوشش نہ کرے۔ اسوقت تک اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اسلیئے سورۂ فاتحہ میں دعا کے لیئے یہ الفاظ رکھ دئے گئے کہ الٰہی ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اس دعا میں ساری دنیا کے لوگ شامل ہو گئے۔ اور اس کو عام کر کے خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ ہر ایک مومن اسطرح دوسروں کی ہدایت کے لیئے کوشش کرتا اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہے غرضیکہ ہر ایک مسلمان مبلغ ہے۔ خواہ کوئی کام کرتا ہو۔ ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو چاہیئے۔ کہ یہ نہ خیال کرے کہ یہاں سے ہی مبلغین جائیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں بلکہ ہر ایک یہ سمجھے کہ اسلام کی تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کرنا میرا فرض ہے۔ اور اسلام کے جھنڈے تلے کھینچکر لانا میرا ذمہ۔ کیوں؟ اسلیئے کہ خدا تعالیٰ نے اھدنا سکھلایا ہے۔ اھدنی نہیں سکھایا۔ پس جب تک اسطرح تبلیغ کے لیئے کوشش نہ کیجائے۔ اسوقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک احمدی یہ سمجھے۔ کہ میں مبلغ ہوں۔ اسے کسی اور کے ذمہ اس فرض کو نہیں ڈالنا چاہیے۔ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ کوئی مبلغ آکر اس فرض کو انجام دے گا۔ ہمارے چند ایک مبلغین ہیں۔ اسلیئے یہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ کہ تمام دنیا کو ہی تبلیغ کریں پس کامیاب تبلیغ کا یہی طریق ہے کہ ہر ایک احمدی اپنا فرض سمجھے اسطرح پانچ سات لاکھ افراد مبلغ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے۔ اور تبلیغ کے راستہ میں حائل ہونے والی مشکلات کو آسان کر کے اپنے پاس سے ہی سامان مہیا فرما دے۔ آمین +

احمدی انٹرنس پاس کے لیئے موقعہ

ضرورت ہے ایک انٹرنس پاس کی جو حساب کتاب خوب جانتا ہو بیا ہوا ہو تو اور بھی اچھا۔ تنخواہ فی الحال ۲۵ روپیہ سالانہ ترقی دو روپیہ ضمانت داخل کرنی ہوگی۔ نصف نقد اور باقی تنخواہ سے مجرا ہوتی رہے گی۔

فہرست وصایا

جو مختلف مقامات کے احمدی دوستوں اور خواتین نے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کیں۔

(بقایا ماہ مارچ)

نمبر ۸۹۱ مساۃ دولاں بنت شیر خان ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور بالیاں وزنی ۴ تولے دیں اور کل ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ لکھدیا +

۸۹۲- مساۃ تاجرہ زوجہ سید رحمت شاہ ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور اپنی جائداد قیمتی لعہ اور نیز باقی ترکہ کا بھی ۱/۱۰ حصہ +

۸۹۳- مساۃ صاحیاں زوجہ غلام رسول ساکن راہوں ضلع جالندھر۔ جائداد معہ مہر مانتہ ۱۶ میں ۱/۱۰ حصہ ۱۶ کا زیور دیدیا اور ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ لکھ دیا +

۸۹۴- مساۃ مہتاب بی بی زوجہ رحمت اللہ ارائیں ساکن جوگوال ضلع گورداسپور زیور اور مہر یکصد روپیہ نیز ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ

۸۹۵- سکردین ولد ٹھلا جٹ ۶۹ ساکن مانگا تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ نے اراضی تعدادی ۱۵ گھمائیں قیمتی ایکہزار اور ترکہ کا بھی ۱/۱۰ حصہ +

۸۹۶- جیوا ولد دیاوا جٹ ساکن مانگا تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ نے اپنی اراضی سعہ گھماؤں (جسمیں سے کسی قدر رہن ہے) قیمتی ایکہزار پانچسو روپیہ کے دسویں حصہ اور باقی تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی +

۸۹۷- غلام رسول ولد میاں جیون کشمیری ساکن جونڈہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ تمام جائداد کا ۱/۳ حصہ +

۸۹۸- مساۃ صالح بی بی زوجہ غلام رسول حال چانگریاں ضلع سیالکوٹ زیور قیمتی للعہ اور باقی ترکہ کا ۱/۳ حصہ +

۸۹۹- سردار خان ولد حیات محمد زمیندار ساکن کھاگووال ضلع سیالکوٹ سہ مشاہرہ کا ۱/۳ حصہ نیز ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ

۹۰۰- مستری نظام الدین ولد رو ولد لوہار سکنہ چک بڑے ضلع گورداسپور مکان اور نقد سنہ کا ۱/۱۰ حصہ اور ماہوار آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ +

(اپریل - مئی - جون)

۹۰۱- عمر الدین ولد امام الدین شیخ ساکن جالندھر حال شملہ ۱/۱۰ حصہ دسواں حصہ اپنی موجودہ تنخواہ ۷۵ ماہوار کا +

۹۰۲- فقیر محمد کابلی ولد سید نور محمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ موجودہ کپڑا ۱۰۰ گز کا ادا کر دیا۔ بعد وفات متروکہ جائداد کا +

۹۰۳- محمد بوٹا ولد کرم داد جٹ ساکن گھٹالیا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ۱/۱۰ مالغہ ۱۴ روپیہ نقد اور بعد وفات متروکہ جائداد کا +

۹۰۴- بازید خان ولد فیض اللہ خان سید ساکن قادیان ضلع گورداسپور ۱/۱۰۔ ایک روپیہ موجودہ ادا کر دیا اور بعد وفات متروکہ جائداد کا +

۹۰۵- مسمات اصغری بیگم بنت اکبر خان ساکن قادیان ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ دسواں حصہ موجودہ زیور ۶ روپیہ اور بعد وفات زائد جائداد کا +

Digtized by Khilafat Library

فہرست نومبائعین

محمد کنجی کیتا لور - مالابار
فتحدین گارڈ دکٹوریہ پیل ہاں گکانگ
اہلیہ غلام میراں چونیاں - لاہور
محمد اسلم ولد غلام میراں لاہور
مساۃ نواب بی بی ״
قاسم علی ولد عبد اللہ دہلی سیالکوٹ
احمد الدین ولد سوندہ شادیوال
اہلیہ عبد المجید ڈیرہ نانک گورداسپور
وریام زرگر معرفت مولوی عبد الحی سید والہ ضلع لائلپور
شیخ امام الدین ״ ״
عبد الواحد ״ ״
فضلدین ״ ״
والدہ فضلدین ״ ״
زوجہ عبد اللہ ״ ״
دختر عبد اللہ ״ ״
غلام محمد ״ ״
اسمٰعیل معرفت مولوی عبد الحی سید والہ
زوجہ اسمٰعیل ״ ״
اللہ دتا ״ ״
دختر اسمٰعیل ״ ״
شیخ علی محمد ״ ״
زوجہ وزیر بیگ ״ ״
محبت ״ ״
نور محمد ״ ״
زوجہ وریام زرگر ״ ״
احمد الدین - محمد دین ״ ״
منشی محمد حسین نائب مدرس مدرسہ لدھاسدھا گجرات
امام دین ڈرایور انجن راولپنڈی

بیعت خلافت

حکیم علی محمد عربی لور - تنگل گورداسپورہ

الفضل بُک ایجنسی

کی معرفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصانیف موجودہ اور نیز مندرجہ ذیل رسالے اور کتابیں بذریعہ وی پی مل سکتی ہیں

ظہور مہدی۔ احمدیت کی تمام منقولی و معقولی بحثوں کا لب لباب سلیس و عام فہم زبان میں حجم ۲۵۰ صفحے قیمت ۱۲/

خطبات نور ہر دو حصہ .... ״ ۱۲/

نشان رحمت ۱/

اسلام تبلیغ سے پھیلا یا بذریعہ شمشیر؟ ۲/

ضرورت نبی ۱/

معین المبلغین کثیر الحاجت آیات قرآنی مع حوالجات ومعانی واستدلال ۱/

(مینیجر)

الفضل میں اجرتی اشتہارات

صرف وہی شائع ہو سکتے ہیں جنمیں شرعاً قانوناً و اخلاقاً کوئی پہلو اعتراض کا نہ نکلتا ہو اس لئے مشتہر صاحبان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے شرح اُجرت ابھی معتدل ہوگی مگر جو ایک قطعہ ہو جائے اسمیں کمی بیشی نہیں کیجائیگی مفصل نرخنامہ ذیل کے پتہ سے منگائیں۔ واضح رہے کہ ہمارا اخبار بفضلہ ایک مسلمہ قومی آرگن ہے اور اس کا ایک اک پرچہ کئی کئی شخصوں کی نظر سے گزرتا ہے اسلئے بفضلہ خاصے کثیر الاشاعت اخباروں کا سا اثر رکھتا ہے +

المشتہر مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود پاک کیا تھا؟ ایک پُر شوکت آفتاب صداقت جسنے سرزمین عرب سے طلوع ہو کر شش جہت میں اپنا نور پھیلا دیا اور تا قیامت اسے کوئی نہیں بجھا سکتا۔ میٹھی زبان پنجابی نظم میں آنحضرتؐ کے حالات دیکھنے ہوں تو ذیل کے پتہ سے چمکار محمدی منگاؤ۔ قیمت ۴/ +

منشی جھنڈے خان احمدی مدرس برانچ پوسٹ ماسٹر بیہالی (گورداسپور)

چھپ گئی

کتب حضرت مسیح موعود تصانیف بزرگان سلسلہ